بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

روزنامہ

# الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۰ وفا ۱۳۴۲ ہش ۲۸ صفر ۱۳۸۳ھ ۲۰ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷۰


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# یاد رکھو کہ ہمارا خدا ناطق خدا ہے، وہ ہماری دعائیں سنتا ہے

## دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لایرجع الیھم قولاً کا مصداق ہو رہا ہے

"پس اس وقت ہمارے دو کام ہیں اوّل یہ کہ اُن نشانوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہ ثابت کیا جاوے کہ مجیب اور ناطق خدا ہمارا ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کے جواب دیتا ہے اور دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لایرجع الیھم قولاً کا مصداق ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بوجہ ان کے کفر اور بے دینی کے ان کی دعائیں ما دعاؤا لکافرین الا فی ضلال کی مصداق ہو گئی ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو سب کا ایک ہی ہے مگر ان لوگوں نے اس کی صفات کو سمجھا ہی نہیں۔ پس یاد رکھو کہ ہمارا خدا ناطق خدا ہے وہ ہماری دعائیں سنتا ہے"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

## مبارک تحریک دعا

### ایک استفسار اور اس کا جواب

بعض احباب کی طرف سے یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ "مبارک تحریک دعا" میں درود شریف کیا نماز تہجد کے وقت اور اس کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے؟ ان احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ درود شریف نماز تہجد کے ساتھ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دن رات میں کسی وقت احباب درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ جس وقت بھی یکسوئی حاصل ہو۔

معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ۱۹ ۷/۶۳

## محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آج ہانگ کانگ سے سنگاپور روانہ ہو رہے ہیں

ہانگ کانگ (بذریعہ تار) ہانگ کانگ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر مورخہ ۱۹ جولائی بروز جمعہ ہانگ کانگ سے سنگاپور روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب موصوف کے اس سفر کو جو آپ نے اہم دینی اغراض کے ماتحت اختیار کیا ہے بابرکت کرے اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے لحاظ سے اس کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

## رپورٹ صحت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### از یکم جولائی تا ۱۵ جولائی ۱۹۶۳ء

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

عرصہ زیر رپورٹ کے پہلے ہفتہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ ۱۰ کے بعد پھر کچھ بے خوابی بے چینی اور ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی۔ اب دو دن سے طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے۔

اس عرصہ میں ۱۲ کو ڈاکٹر زکی حسن صاحب اعصابی امراض کے ماہر ڈاکٹر حضور کو دیکھنے کے لئے آئے معائنہ کے بعد انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ گزشتہ ماہ کی نسبت آپ کی حضور کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتری محسوس ہوئی ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل صاحب ہومیو فزیشن اور حکیم محمد نبی صاحب کا علاج بھی جاری رہا۔ ایک دوائی بعد میں حکیم صاحب کی ایک خاص دوا شروع کی گئی ہے۔ احباب بھی التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور حضور کی زندگی میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار: مرزا منور احمد ۱۶ ۷/۶۳

## مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کا عزم سیرالیون

مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۶۳ء کو ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے جہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں۔ کراچی سے ابھی آپ کی روانگی کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم امید ہے جونہی ہوائی جہاز میں نشست ملی آپ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ براستہ لندن سیرالیون (مغربی افریقہ) تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں پہنچ کر آپ احمدیہ سکولوں میں خدمات سرانجام دیں گے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم صاحبزادہ صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور سیرالیون پہنچ کر بھی ایسی خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے جو اسلام و احمدیت کا بول بالا کرنے والی ہوں اور وہ خود بھی وہاں خیریت سے رہیں۔ آمین (رکن وکالت تبشیر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ جولائی ۱۹۶۳ء

# نسلی امتیاز

اس وقت امریکہ کے اندرونی مسائل میں سے سب سے اہم اور مشکل مسئلہ امریکہ کے حبشی باشندوں کا ہے۔ جب امریکہ نیا نیا دریافت ہوا اور یورپین لوگوں کو ایک نہایت وسیع اور زرخیز ملک اس طرح مل گیا تو مختلف کاموں کے لئے جن میں زراعت کا درجہ اول ہے۔ ان کو آدمیوں کی ضرورت تھی۔ یورپین آقاؤں نے بڑے بڑے زراعتی علاقوں پر قبضہ کر لیا مگر وہ تنہا ان فارموں سے پیداوار حاصل نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے حبشی غلاموں کا کاروبار شروع کر دیا اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حبشی اس طرح امریکہ میں داخل ہو گئے۔ ان کی حالت مویشیوں کی طرح تھی جس طرح انسان اپنے کاروبار کے لئے مویشیوں کا استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح ادہیں امریکیوں نے حبشی غلاموں کا استعمال کیا۔ مگر اس زمانہ کے لحاظ سے یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ غلامی کا رواج یورپ اور ایشیا میں قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا ہمیشہ ان نوع کے لحاظ سے دو حصوں میں بٹی رہی ہے۔

یورپینوں نے نہ صرف یورپ اور امریکہ جیسے نو دریافت ممالک میں غلاموں کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا بلکہ خود افریقہ میں بھی انہوں نے ملک کے اصل باشندوں کو اپنے آپ سے ایک الگ اور ادنیٰ قوم قرار دیا اور ان سے وہی کام لیتے رہے جو امریکہ کے گوروں نے حبشی غلاموں سے لیا۔ چنانچہ افریقہ کے اکثر علاقوں میں خاص کر جنوبی افریقہ میں کالوں اور گوروں کا سوال سخت صورت اختیار کر چکا ہے اور گوروں نے ملک کے اصل باشندوں کی زندگی دوبھر کر رکھی ہے بعض حالات میں تو یورپینوں نے اپنے خروج کے بعد اصل باشندوں کی نسلیں ہی ختم کر دی ہیں اور صرف گنتی کے اصل باشندے بطور نمونہ کے رہنے دئے ہیں جو روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔

یہ سلوک اکثر ہم خود اعلیٰ نسل کے لوگ اپنے مفتوحین کے ساتھ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں چنانچہ برصغیر ہند میں آریہ فاتحین نے اصل باشندوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور اب تک کئے چلے جاتے ہیں۔

اگرچہ بھارت میں ابھی تک عملاً اونچ جاتی اور نیچ جاتی کی تفریق سخت تلخ صورت میں موجود ہے مگر شاید بعض مراعات کی وجہ سے اونچ جاتی اور نیچ جاتی کا سوال یہاں کچھ اتنا نہیں ابھرا جتنا کہ آجکل امریکہ اور جنوبی افریقہ میں گوروں کالوں کا سوال ابھر رہا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بھارت میں ابھی اتنی عوامی بیداری نہیں ہوئی جتنی کہ امریکہ اور جنوبی افریقہ میں ہوئی ہے حالانکہ افریقہ میں اصل باشندوں کی تعداد یورپینوں سے بہت زیادہ ہے مگر وہ ابھی تک ایسے زمانے سے گذر رہے ہیں کہ ان کی آزادی افریقہ کے دوسرے ممالک کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے اور شاید وہ دن دور نہیں کہ تمام افریقہ میں کوئی بھی سفید رنگ یا گندمی رنگ انسان آرام سے زندگی نہ بسر کر سکے۔

امریکہ میں حبشیوں کی آبادی گوروں کی نسبت دس فیصدی ہے تاہم اس وقت حبشیوں نے تمام ملک میں ایک طوفان پیدا کر رکھا ہے اور حکمرانوں کو اس کا خاص طور پر نوٹس لینا پڑا ہے چنانچہ اپنی ایک حالیہ تقریر میں صدر کینیڈی نے کہا ہے:۔

"ہم بنیادی طور پر ایک اخلاقی مسئلہ سے دوچار ہیں۔ یہ مسئلہ اتنا ہی واضح ہے جتنا کہ امریکی آئین۔ اس مسئلہ کا لب لباب یہ ہے کہ کیا تمام امریکیوں کو مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہو سکتے ہیں اور کیا ہم اپنے امریکی ہم وطنوں کے ساتھ وہی سلوک کر سکتے ہیں جو ہم خود اپنے لئے چاہتے ہیں؟

اگر ایک امریکی اپنی جلد کے سیاہ ہونے کی وجہ سے ایک ایسے طعام خانہ میں جو عام لوگوں کے لئے کھولا گیا ہے کھانا نہیں کھا سکتا، اگر وہ اپنے بچوں کو ایک اچھے سرکاری مدرسہ میں نہیں بھیج سکتا، اگر وہ ان سرکاری عہدہ داروں کے حق میں جو اس کی نمائندگی کرتے ہیں ووٹ نہیں دے سکتا، مختصر یہ کہ وہ ایک ایسی آزاد زندگی سے جس کے ہم سب خواہاں ہیں پوری طرح بہرہ ور نہیں ہو سکتا تو ہم میں سے وہ کون شخص ہے جو اپنی جلد کا رنگ بدلنے اور اس کی جگہ لینے پر قانع ہو سکتا ہے؟ ---- یہ ملک اپنی تمام امیدوں اور فخر و ناز کے باوجود اس وقت تک مکمل طور پر آزاد نہیں ہو سکتا جب تک اس کے تمام شہری آزاد نہ ہوں۔

ہندا میں کانگریس سے ایک ایسا قانون وضع کرنے کی درخواست کر رہا ہوں جس سے تمام امریکیوں کو ہوٹلوں، طعام خانوں تھیٹروں، دکانوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر ہر سہولت میسر ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بنیادی حق ہے۔

کچھ اور باتیں بھی ہیں جن کے لئے درخواست کی جائے گی۔ ان ہی میں حق رائے دہندگی کا بیش از بیش تحفظ ہے لیکن میں اس بات کو پھر کہوں گا کہ صرف قانون سازی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کو ہر امریکی کے گھر میں اور ملک کے طول و عرض میں ہر طبقہ کے اندر حل ہونا چاہیئے۔

اس لحاظ سے میں شمال و جنوب کے ان شہریوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جو سب کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اپنے اپنے حلقوں میں کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ یہ کام قانونی فرض سمجھ کر نہیں بلکہ انسانی فرض سمجھ کر انجام دے رہے ہیں۔

ریاستہائے متحدہ کی وحدت کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ بھی یہاں آئے انہیں اپنی صلاحیتوں کو فروغ دینے کا مساوی موقع حاصل ہوا۔ ہم دس فیصد آبادی سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہیں یہ حق نہیں حاصل ہو سکتا تمہارے بچے جو صلاحیتیں رکھتے ہیں انہیں ان کو فروغ دینے کا موقع نہیں مل سکتا یا یہ کہ ان کے لئے اپنے حقوق حاصل کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ وہ سڑکوں پر مظاہرے کریں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے ایک بہتر ملک بنائیں۔"

(سیر بین جولائی ۶۳ء ص۲)

اس تقریر سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں حبشی باشندوں کا مسئلہ کتنی اہمیت اختیار کر گیا ہے اور گورے حبشیوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ حبشیوں کی لاکھوں کی آبادی ماسوا چند ہزار کو چھوڑ کر تمام کے تمام مذہباً عیسائی ہیں۔ یہاں اگرچہ آئینی طور پر اب غلامی کا سوال باقی نہیں ہے مگر عملاً حبشیوں کو معاشرہ میں کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔ اور اس بارے میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ایسے ہیں جو گورے اور کالے کی مساوات کو دل سے پسند نہیں کرتے۔

الغرض امریکہ کے دس فیصدی حبشی باشندے اب بیدار ہو چکے ہیں اور انہوں نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ ایسا اقدام کرے جس سے گورے کالے کی تمیز ختم ہو جائے۔ تاہم ہمیں گوروں کی ذہنیت کو دیکھتے ہوئے یہ توقع نہیں ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے۔ اور جس طرح اپنی تقریر میں مسٹر کینیڈی نے کہا ہے اس طرح گورے کالوں کو برداشت کرنا شروع کر دیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے امریکہ کے گوروں کی اکثریت ذہناً اس مساوات کی حامی نہیں ہے اور عیسائیت اس میں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گرجوں تک میں مساوات کے اصول کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اور بہت سے پادری ایسے ہیں جنہوں نے ایسے گرجوں کی سرپرستی ترک کر دی ہے جن میں حبشیوں کا داخلہ جبراً کیا جاتا ہے۔ اس طرح مذہب بھی اس مسئلہ میں ممد و معاون ثابت نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک سائنس کا تعلق ہے نسلی امتیاز علمی طور پر بھی مستحسن سمجھا جاتا ہے اور بڑے بڑے سائنسدان ڈرتے ہیں کہ اگر حبشیوں کو پورے مساویانہ حقوق حاصل ہو جائیں تو یورپینوں کی نسلیں خراب ہو جائیں گی۔ اس طرح اس مسئلہ کا حل بہت مشکل ہو چکا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس مسئلہ کے حل میں حائل ہیں سب سے بڑی اور بنیادی رکاوٹ ذہنیت ہے جب تک یورپینوں کی ذہنیت میں تبدیلی نہ ہو یہ مسئلہ نہ امریکہ میں حل ہو سکتا ہے جو بظاہر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اتنا مستعد نظر آتا ہے اور نہ جنوبی افریقہ اور دوسرے ایسے ممالک میں جہاں یورپین ابھی تک بطور فائق طاقت کے اثر رکھتے ہیں۔

امریکہ کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو باحسن طریق حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور شاید اس میں اس کو کسی قدر کامیابی بھی حاصل ہو چکی ہے لیکن یہ مسئلہ صرف امریکہ کا ہی نہیں ہے بلکہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اور صرف یورپین ممالک کا ہی نہیں ہے بلکہ ایشیائی اور افریقی ممالک کا بھی ہے۔

ممکن ہے کہ دنیا اس مسئلہ کو کسی وقت واقعی حل کرے مگر دنیا کے موجودہ مذہبی اخلاقی اور سائنسی حالات کے پیش نظر یہ کہنا بعید از قیاس نہیں ہے کہ یہ مسئلہ حل کرتے کرتے دنیا کو شاید کئی اور صدیاں لگ جائیں۔ بھارت کی مثال ہمارے سامنے ہے اگرچہ بھارت میں گزشتہ دس بارہ صدیوں سے بڑے بڑے انقلابات رونما ہوئے ہیں مگر ابھی تک یہ مسئلہ ویسے کا ویسا ہی ہے جیسا کہ ان دس بارہ صدیوں سے پہلے تھا۔ آج کا اونچ جاتی ہندو کہلانے والا نیچ جاتی سے اتنی ہی نفرت کرتا ہے جتنی کہ حضرت کرشن علیہ السلام یا حضرت بدھ علیہ السلام کے وقت کرتا تھا۔

(باقی ص پر)

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

# برصغیر ہندوپاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

(گزشتہ سے پیوستہ)

## مسلمانانِ کلکتہ کا احتجاج

اس تعلیمی پالیسی کے خلاف سب سے پہلے مسلمانانِ کلکتہ نے احتجاج کیا۔ اس احتجاجی تجویز پر آٹھ ہزار مسلمانوں نے دستخط کئے۔ اس کے بعد ہی ہندوؤں نے بھی خطرہ محسوس کیا اور ان سبھوں نے بھی کمپنی کی تعلیمی پالیسی کی مخالفت کی۔ ان احتجاجوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب انجیل کا مضمون اختیاری کر دیا گیا۔ اب نصاب میں ایسی کتابیں داخل کی گئیں۔ جن میں بکثرت انجیل کے حوالے ہوتے تھے۔ اور طالب علموں کو مجبوراً اناجیل کا مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔

## ہندوستان میں اشاعت مسیحیت کی اجازت

ابھی مسیحیوں کا نصاب تعلیم اسی طرح طالب علموں کے ذہن پر اثر انداز ہو رہا تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی پالیسی میں ایک انقلاب آگیا۔ مسٹر چارلس گرانٹ جو کمپنی کا ایک ڈائرکٹر تھا اور ہندوستان میں مسیحی تعلیم اور مسیحی مذہب کی اشاعت کا دلدادہ تھا۔ ۱۸۱۳ء میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے ٹھیکہ کی تجدید ہوئی تو اس وقت وہی بورڈ آف کنٹرول کا پریذیڈنٹ منتخب ہوگیا۔ اس عہدے پر آتے ہی اس نے پارلیمنٹ سے اپنی تجویز منوالی اور اب پادریوں کے ہندوستان آنے پر کوئی پابندی نہیں رہی۔ اب دھڑا دھڑ بپتسمہ دینے والوں کی فوج ہندوستان آنے لگی۔ یہ ۱۸۱۳ء کے بعد کی بات ہے۔

ان پادریوں نے بھی پرتگیزوں کی طرح مسلم آزاری کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمانوں کے خلاف تقریر و تحریر، تالیف و تصنیف اور دعوت و ملاقات کے ذریعہ نفرت پھیلائی جانے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی کا اثر و رسوخ دیکھ کر ہندوستان میں انگریز عہدہ داران اور ممبران پارلیمنٹ بھی یہ سمجھنے لگے تھے کہ بس آج یا کل سارا ہندوستان بپتسمہ لینے والا ہے اس لئے وہ مختلف حیلوں بہانوں سے ہندوستانیوں کو مسیحیت کی طرف لانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ انہیں میں ایک طریقہ ہندوستانی قوموں کے مذہبی شعائر کی توہین کرنا بھی تھا۔ اسی توہین آمیز سلوک نے تین بار ہندوستانی فوجوں کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ پہلی بغاوت ویلور مدراس میں ہوئی۔ دوسری بار کیپور میں

دو تیسری میرٹھ دہلی میں۔

مسٹر جان برائٹ ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ گزرے ہیں۔ بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے۔ ہندوستانیوں کو بھی ان کا نام یاد ہے۔ کہ وہ اکثر پارلیمنٹ میں ہندوستان کی طرفداری کرتے تھے اور انگریزی راج کو ناقص و نااہل قرار دیتے تھے۔ ۱۸۵۳ء میں انہوں نے پارلیمنٹ کے سامنے ایک تاریخی تقریر کی۔ اس میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی کہا کہ

اگر تمہیں ان کا عیسائی ہونا پسند ہے تو بھی بجائے دوسرے طریقوں کے عیسائیت کے اعلےٰ اخلاق اختیار کرکے ان کے سامنے عمدہ نمونہ بنو۔ (اہلِ ہند کا ارتقا)

یہ ایک مختصر سا جملہ ہے مگر اس سے اس دور کی انگریزی سیاست کے اکثر پہلو سمجھ میں آجاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کمپنی اور حکومت انگلستان دونوں ہندوستان کو عیسائی بنانے کی گھات لگائے بیٹھے تھے۔

### ۱۸۵۷ء کے بعد

لیکن جب ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان کی حکومت کمپنی کی عملداری سے نکل کر تاج برطانیہ کے ماتحت آگئی۔ تو اب حکومت رعایا کی تعلیم کی ذمہ دار ہوگئی۔ حکومت نے ادنےٰ سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک کا انتظام اپنے سپرد لے لیا۔ اسی سکیم کے ماتحت کلکتہ۔ بمبئی اور مدراس میں

یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ ایسے ذرا قدرت کا دست انتقام دیکھئے کہ وہ طالب علم جو یونیورسٹیوں سے گریجوایٹ بن کے نکلنے لگے۔ ان کا انداز فکر اور ذوق طبیعت ہی بدل گیا۔ اب ان کے لئے پادریوں کے وعظ انجیل کے اسباق اور بپتسمہ کے پانی میں کوئی کشش نہیں رہی۔ ان کی توجہ اب پارلیمنٹ کی روداد کی طرف بٹ گئی۔ وہ جب اخباروں میں پڑھتے کہ فلاں ممبر پارلیمنٹ نے حکومت کے خلاف تقریر کی اور حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کی تو ان کے دل میں بھی گدگدی پیدا ہوتی۔ اور یہ بھی اپنی حکومت پر تنقید کرنا چاہتے۔ اسی شوق و احساس نے ہندوستان میں سیاسی انجمنیں قائم کیں۔ اور ان یونیورسٹیوں کے طلبا مسیحیت میں دلچسپی لینے کی بجائے حکومت کے آگے مطالبات پیش کرتے اور حکومت پر تنقید کرنے میں دلچسپی لینے لگے جو آل کار ہندوستان میں انگریزی راج کے زوال کا باعث بنا۔

لیکن ہم مسیحی پادریوں کے متعلق جانتے ہیں کہ ان بدلتے ہوئے حالات نے ان کے عزائم پر کوئی برا اثر نہیں ڈالا۔ بلکہ ان کی مذہبی سرگرمی اور تیز ہوگئی۔ پہلے سے زیادہ اسلام کے خلاف کتابیں لکھی گئیں۔ مسیحی مبلغ تیار کئے گئے۔ اور اخراجات کا انداز لاکھوں سے نکل کر کروڑوں تک پہنچ گیا۔

## مسیحیت کا مر مر کے جینا

میرا خیال ہے کہ انجیل میں یہ جو آیا ہے کہ جناب یسوع مسیح تین دنوں تک مدفون رہ کر زندہ ہوگئے۔ انجیل کی یہ آیت پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیحیت بار بار مر مر کے زندہ ہوگی۔ تاریخ کلیسا اس پیشگوئی کی صداقت پر گواہ ہے۔ ہندوستان میں بھی مسیحیت کی تاریخ انہی حالات سے گزرتی رہی۔ پرتگیز اور دوسری کیتھولک جماعتوں کا یہاں مذہبی جوش و خروش سے آنا۔ پھر ناکام و نامراد لوٹنا۔ پھر ۲۳۳ سال کے بعد یکایک مسیحی پادریوں کا ہندوستان پر ٹوٹ پڑنا۔ سکول کالج، اخبار و رسائل اور وعظ و تقریر کے ذریعہ تن من دھن سے مسیحیت کی اشاعت میں لگ جانا مسیحیت کی نئی زندگی تھی۔ لیکن نصف صدی کے اندر ہی ان تدبیروں اور اندازوں کا غلط نکل آنا اور لندن و ہندوستان کے ارباب حکومت جن گریجوایٹوں کے مسیحی ہونے کی آس لگائے بیٹھی تھی۔ انہیں کے ذریعہ ہندوستان میں مسیحیت کے وقار کا مجروح ہونا یہ ہندوستان میں مسیحیت کی دوسری موت تھی۔ لیکن پھر یہ مسیحی جس طرح یہاں موت کے پنجے سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیت کے نصیب میں بار بار مر مر کے جینا ہے۔

جب وطن ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ سیاسی پلیٹ فارم پر دھواں دھار تقریریں کر رہا تھا۔ بپتسمہ دینے والوں کی فوج اپنی نشاۃ ثانیہ کی فکر کر رہی تھی۔ یہ اب سیاست اور کرسئ اقتدار سے ہٹ کر ہندوستان کے جنگلوں اور پہاڑوں میں چلی گئی۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت کا دم بھرتی ہوئی آدی باسیوں اور غیر مہذب لوگوں میں نمودار ہوئی جو شہر میں رہے ان میں سے ایک گروہ نے اپنے وسیع وسائل و اسباب کے ذریعہ ہندوستان کے تعلیمی اداروں پر چھا جانے کی کوشش کی اور دوسرے گروہ نے اپنی تلخ تقریروں اور اشتعال انگیز تحریروں کے ذریعہ پرامن ہندوستانیوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی مہم شروع کی۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور

انیسویں صدی کے آخر تک ان کی ان فساد انگیز حرکات نے ہندوستان کے طول و عرض میں ایک زلزلہ سا برپا کر رکھا تھا۔ مسلمانوں کا تو ذکر کیا۔ اسلامی فرقے بھی ان کے بعض اعتراضات کا جواب دینے سے قاصر تھے اس حالت میں پردۂ غیب سے ایک انسان کا ظہور ہوا جو

## ہمیشہ یاد رکھیے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

الا مسیحیوں کو مبارزت کا چیلنج دیتا ہے اس چیلنج سے اب مسیحیوں کا پتہ اس طرح پانی ہونے لگا جس طرح دھوپ کی تمازت سے برف پگھلنے لگتی ہے۔ اس انسان کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

## حیاتِ طیبہ

سچ یہ ہے کہ آپ کی سیرت لکھنے کے لئے خداداد فہم و بصیرت۔ زاہدانہ مزاج و طبیعت اور عاشقانہ تعلق خاطر چاہیئے۔ میں جو دن رات خیالِ دنیا اور فکرِ اہل و عیال میں مبتلا رہتا ہوں اپنے اندر آپ کی سیرت لکھنے کی صلاحیت نہیں پاتا۔ مجھ جیسا کم خاکی اتنی بلند پایہ شخصیت کے حالات زندگی کس طرح لکھ سکتا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اپنے استاد وکیع کی ایک نصیحت بیان کرتے ہیں

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فارشدنی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من الٰہ
ونور اللہ لا یعطی لعاصی

یہ وصیت کتنی نصیحت آموز ہے لیکن مجھے تو ابھی تک سچی توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوئی۔ معلوم نہیں کتنی بار خدا کے آگے عہد وفا توڑ چکا ہوں۔

مگر جب سوچتا ہوں کہ زندگی صرف اعترافِ شکست کا نام نہیں۔ جب زندگی خود عدم سے وجود کا نام ہے تو پھر میں بھی نیکوں سے پیوند جوڑ کے اپنے دل میں نیکی کی مثبت کیفیت کیوں نہ پیدا کروں۔ شیخ سعدیؒ نے صحبتِ صالح کی کیسے دلنشین انداز میں ترغیب دلائی ہے۔ وہ کہتے ہیں

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دل آویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم
و لیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

یہی احساس مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اس فرشتہ خصلت وجود کی زندگی کے ایک پہلو پر کچھ لکھوں تا ذرا مجھ میں بھی اس حسن و جمال کا رنگ آ جائے۔

وہ انسان جب قادیان کی مقدس سرزمین میں پیدا ہوا تو اسلام جو تمام نیکیوں کا ایک گلدستہ ہے۔ اس کے خیالات کی دنیا اسی گلدستہ سے سجائی گئی تھی۔ اس کا خمیر محبتِ اسلام کے پانی میں گوندا گیا تھا۔ اسکو ماں نے اپنی چھاتی سے عشقِ محمدؐ کا دودھ پلایا تھا فطرت نے اسے محبتِ اسلامی کی لوریاں دے دے کر پالا۔ اور جوانی نے اسے ناموسِ اسلام پر مرمٹنے کا سبق پڑھایا

بھلا دنیا میں اسلام کا ایسا نامور پہلوان آئے اور دیارِ تثلیث میں تہلکہ برپا نہ ہو؟ انہوں نے جب مسیحیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کہاں ہے تمہارا وہ یسوع مسیح؟ تم اسے زندہ مانتے ہو مگر مجھے تو وہ وفات یافتہ لوگوں میں نظر آ رہا ہے۔ تم اسے آسمان پر بٹھاتے ہو مگر مجھے تو اس کی قبر محلہ خانیار (سرینگر) میں نظر آ رہی ہے۔ یہ آواز قصرِ تثلیث پر بجلی بن کے گری اور دفعۃً یہ عمارت خاک کا ڈھیر بن گئی۔

## عقیدۂ حیاتِ مسیح پر ضرب کاری

ابھی تک مسیحیوں کی کامیابی حیاتِ مسیح کے عقیدے میں مضمر تھی جس کی مسلمان علماء بھی ہمنوائی کرتے تھے۔ آگے اسی ایک بیج سے تین کونپلیں نکلتی تھیں۔ الوہیتِ مسیح۔ تثلیث اور کفارہ۔ مسیحی مناد اسی بنیاد پر یسوع مسیح کی آمد ثانی کا ڈھنڈورا بھی پیٹا کرتے تھے اور ان باتوں کو الٰہیات کا ایسا زبردست فلسفہ بنا کر پیش کرتے کہ دنیا کا کوئی علم اس کو باطل نہیں قرار دے سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے اسی عقیدۂ حیاتِ مسیح کا بطلان پیش کیا۔ آپ کا یہ پیش کرنا تھا کہ تینوں کونپلیں خود بخود مرجھانے لگیں اور جناب یسوع مسیح جو آسمان پر بٹھائے گئے تھے اب انہیں زیرِ زمین دفنانے کی تیاریاں ہونے لگیں۔

عقیدۂ حیاتِ مسیح ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں مسیحی اور مسلمان دونوں غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ لہٰذا سب سے پہلے انجیل مقدس اور قرآن کریم کی روشنی میں اس مسئلہ کا مطالعہ کرنا ضروری تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سے پہلے بھی کئی لوگ وفاتِ مسیح کے قائل تھے مسیحیوں میں یونیٹیرین فرقہ کا یہی عقیدہ ہے فرقہ معتزلہ اسی بات کا قائل تھا۔ اسماعیلی فرقوں میں نزاریوں اور مستعلویوں کا عقیدہ بھی یہی ہے صحابہ کرام۔ ائمہ اربعہ اور حضرت امام بخاری کا مسلک بھی یہی تھا اور آپ کے ہم عصروں میں سر سید اور ان کے ساتھی بھی یہی مانتے تھے۔ مگر آپ نے اس مسئلے کا تجزیہ کرتے ہوئے انجیل مقدس۔ قرآن مجید اور دیگر شواہد کا جتنا وسیع مطالعہ پیش کیا یہ دیکھ کر ہر مذہب و ملت کے علماء دنگ رہ گئے۔

آپ نے مذہبی صحیفوں اور اقوالِ اکابر امت کے علاوہ تواریخ اور آثارِ قدیمہ سے بھی متعدد ناقابلِ فراموش شہادتیں پیش کیں۔ اس کے باوجود ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ زمانہ جوں جوں گزرتا جائے گا وفاتِ مسیح کی شہادتیں زیادہ ملتی چلی جائیں گی۔ چنانچہ اب تک آپ کے خدام کئی نئی شہادتوں کا پتہ چلا چکے ہیں اب میں ذرا ان کی تفصیل کی طرف آتا ہوں۔

(باقی)

# رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک فریاد

شیخ خورشید احمد

موجودہ زمانہ میں مسلمان کمزوری۔ بےعملی ذلت اور انتشار و اختلاف کے جس خطرناک اور پُرآشوب دور میں سے گزر رہے ہیں اس سے متاثر ہو کر دہلی کے مشہور رسالہ "مولوی" نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے بڑے دردمند دل کے ساتھ ایک فریاد کی ہے جس کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"اے صاحب الجود والکرم! ہماری مایوسیوں کی انتہا نہیں رہتی جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اور قوموں کی اصلاح و ہدایت کے لئے تو انبیاء مبعوث ہوتے رہتے تھے بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ صدیوں جاری رہا اب ایک طرف تو یہ سلسلہ ہی ختم ہو چکا اور دوسری طرف ہماری زار و سقیم حالت کسی ہادی کی محتاج بن کر رہ گئی ہے اس حالت یاس میں ہمارا کیا حشر ہونا ہے آج ہماری حالت اگلے زمانہ کے گمراہوں سے کسی طرح بھی بہتر نہیں ہے۔۔۔۔

۔۔۔ رحم یا رحمۃ للعالمین۔ رحم! اب تو جان مضطر لبوں پر آ گئی ہے خدا کے لئے کروٹ لیجئے! گرتے کو سنبھالئے! سوگوارانہ حالت کو دیکھئے! بہت پامال ہو چکے۔ مٹ چکے۔ خاک میں مل چکے۔ اب کرم کیجئے۔ دستگیری فرمایئے ورنہ آپ کی بدنصیب امت بدبختیوں کا شکار ہو کر رہ جائیگی برباد ہو جائے گی اور کوئی آنسو بہانے والا بھی نہ ملے گا!"

(رسالہ مولوی رسول نمبر حصہ اوّل بابت ماہ صفر صفحہ ۲۔ جلد ۲ نمبر ۲)

اس فریاد کا لفظ لفظ بلاشبہ دلی غم واندوہ اور سوز و درد میں ڈوبا ہوا ہے یہ الفاظ تو بالخصوص دلی تڑپ اور فطرت کی ایک بے ساختہ پکار پر مشتمل ہیں کہ:-

" اور قوموں کی اصلاح و ہدایت کے لئے تو انبیاء مبعوث ہوتے رہتے تھے۔۔۔۔۔ اب ایک طرف تو یہ سلسلہ ہی ختم ہو چکا اور دوسری طرف ہماری زار و سقیم حالت کسی ہادی کی محتاج بن کر رہ گئی ہے!"

کاش ہمارے مسلمان بھائی کبھی اس امر پر بھی غور فرمائیں کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل قوموں کی اصلاح و ہدایت کے لئے جس قسم کے انبیاء مبعوث ہوتے تھے ان کا سلسلہ تو واقعی اب قیامت تک کے لئے ختم ہو چکا ہے لیکن خود امت میں سے ۔۔۔ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مبعوث ہونیوالے ربانی مصلحین کا سلسلہ تو بند نہیں ہوا۔ چنانچہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مسیح اور مہدی کی بعثت کی بشارت دی تھی۔ ۔۔۔ یہ بشارت دراصل مندرجہ بالا فریاد ہی کا جواب ہے جو آج سے چودہ سو سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے دے دیا تھا۔

حق یہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی ترقی اور عروج اسی مہدی اور مسیح موعود کی جماعت سے ہی وابستہ ہے کاش مسلمان اسے سمجھیں!!

## تقریبِ شادی

مورخہ ۱۷ جولائی کو مرزا محمد رشید صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی لنڈن ابن حافظ محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی شادی کی تقریب عمل میں آئی ان کا نکاح محترمہ ثریا جبیں صاحبہ بی۔ اے بنت شیخ دلاور علی صاحب مرحوم آف چنیوٹ کے ساتھ مورخہ ۲۶ جون کو مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا برات ۱۷ جولائی کو ربوہ سے چنیوٹ گئی اور اسی دن شام کو واپس آ گئی۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری بھی برات میں شامل ہوئے اور آپ نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!"

خلیفہ صباح الدین احمد صاحب دارالیمین ربوہ

# والدِ محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم

(آخری قسط)

کسی قسم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتے تھے ہمیشہ مظلوم کی مدد کرتے چاہے ظالم کتنے ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ ایک دفعہ ایک غریب آدمی کو چند آدمی مار رہے تھے آپ کو جب علم ہوا تو آپ خود وہاں پہنچے اور ان کو سزا دی۔ ایک شخص اپنی بیوی کو مارنے کا عادی تھا اور بہت بے دردی سے مارتا تھا۔ آپ نے اسے سمجھایا تنبیہ کی کہ آئندہ اگر تم نے مارا تو میں سختی سے پیش آؤں گا۔ اس کے بعد اس شخص نے کبھی اپنی بیوی کو نہ مارا۔

ربوہ جس وقت تعمیر کے ابتدائی مراحل طے کر رہا تھا اس وقت دارالیمین میں مسجد نہیں تھی صرف چند ایک مکان موجود تھے آپ نے فوری کوشش کر کے ایک عارضی مسجد کی بنیاد رکھی۔ مالی وسائل محدود ہونے کی وجہ سے تھوڑی بہت رقم جمع ہوئی جس سے سامان عمارت منگوایا گیا اب مسجد کی تعمیر اور چنائی کے لئے رقم نہ تھی آپ نے چار پانچ خدام کو جن میں ہم سب بھائی بھی شامل تھے ساتھ لیا اور تعمیر کا کام شروع کر دیا روزانہ تین چار گھنٹے وقت دیتے۔ اس مسجد کی بنیاد بھی آپ کے ذریعہ رکھی گئی اس کی دیواریں بھی وقارِ عمل سے مکمل ہوئیں یہاں تک کہ چند دنوں تک ہم چھت تک پہنچ گئے چھت مستریوں سے بنوائی گئی یہ گرمیوں کے دن تھے آپ نے دھوپ کا خیال کیا نہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھا بلکہ ہمیں بھی اس میں حصہ لینے کی تلقین فرماتے رہتے اس کوشش اور محنت کی برکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک مستقل اور مضبوط مسجد بنوانے کی توفیق عطا فرمائی جو اپنے بڑے بڑے گنبدوں کی وجہ سے ربوہ کی مساجد میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مسجد اس وقت مکمل تو ہو چکی ہے لیکن پلستر اور ٹیپ کا کام ابھی باقی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس مسجد کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم آپ کی خواہش کو پورا کر سکیں۔

محترم والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تبلیغ اسلام کا بہت شوق تھا خاص طور پر آپ عیسائیوں سے تبادلہ خیالات کرتے رہتے تھے پادری صاحبان سے عموماً گفتگو ہوتی رہتی۔ لاہور کے ایک پادری آپ کے علم سے بہت مرعوب تھے انھوں نے احمدیت کا مطالعہ شروع کر دیا اور تمام اعتراضات کی تسلی ہونے کے بعد وہ اور بھی سلسلہ کے قریب ہو گئے اس اثناء میں مشن والوں کو علم ہو گیا انھوں نے پادری صاحب کی تبدیلی کر دی اور آپ سے خط و کتابت کی بھی ممانعت کر دی۔ آپ غیر ملکیوں کو خصوصاً تبلیغ کرتے تھے۔ انھیں بار بار گھر آنے کی دعوت دیتے اور گھنٹوں تبادلہ خیالات کرتے رہتے

آخر میں میں اپنی طرف سے اور محترمہ والدہ صاحبہ کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے محترم والد صاحب مرحوم و مغفور کی ناگہانی وفات پر ہمیں ہمدردی اور تعزیت کے خطوط لکھے یا تاروں یا پیغامات سے اظہارِ ہمدردی کیا۔ بیرون پاکستان سے بھی بہت سے خطوط اور تاریں موصول ہوئی ہیں سب کو فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی ہے بہر حال اخبار کے ذریعے بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس ہمدردی کی وجہ سے ہمارا غم بہت حد تک ہلکا ہوا ہے سب احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ وہ ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ ہماری والدہ صاحبہ کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور ہمارے پیارے والد صاحب مرحوم مغفور پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکات نازل فرمائے ان کی بلندیٔ درجات فرمائے اعلیٰ علیین میں اپنے خاص قرب سے نوازے اور اپنے رسولؐ اور اپنے مسیح کا قرب عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

(خلیفہ صباح الدین احمد دارالیمین ربوہ)

## دعائے مغفرت

چوہدری محمد یار صاحب احمدی مورخہ ۶/۶/۶۳ کو کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔

شیخ محمد رفیق امیر جماعت احمدیہ
تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

## درخواست دعا

میری ہمشیرہ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ ایم اے بی ٹی (دختر ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم) اہلیہ پروفیسر ظفر احمد صاحب دینیس آف تعلیم الاسلام کالج ربوہ چند یوم سے LOW BLOOD PRESSURE میں مبتلا ہیں اور صحت دن بدن گرتی چلی جا رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرما دے۔ والسلام سید محمد افتخار حسین کوارٹر نمبر ۶/۵ ہد بجلی پاور ہاؤس گیا کالونی۔ لاہور

# پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک سوال کا جواب

[illegible]

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ عالم تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ احمدیت کی دوسری جلد میں جہاں مصلح موعود کی پیشگوئی سے بحث کی گئی ہے وہاں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار سے جلی قلم سے حضرت اقدس کی تحریر نقل کی گئی ہے (صفحہ ۹۶-۱۰۳) اور صفحہ ۱۰۴ و صفحہ ۱۰۵ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار مجریہ دسمبر ۱۸۸۶ء (سبز اشتہار ناقل) کے رو سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دراصل دو وجودوں کی پیشگوئی تھی۔ پہلے کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" کے فقرہ پر ختم ہوتی ہے اور مصلح موعود ایدہ الودود کے حق میں جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"

لیکن آگے جا کر صفحہ ۱۱۷ کے فٹ نوٹ میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ "علاوہ ازیں الہامِ الٰہی میں صاف خبر دی گئی ہے۔ کہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" یہ الفاظ چونکہ صاف بتا رہے تھے کہ مصلح موعود کا براہِ راست آپ ہی کی ذریت و نسل ہونا مقدر ہے۔ اس لئے مؤلف "مجدد اعظم" نے سرے سے پیشگوئی پسر موعود کی الہامی عبارت ہی درج نہیں فرمائی۔"

عبارت فٹ نوٹ مندرجہ صفحہ ۱۱۷ اور عبارت مندرجہ صفحہ ۱۰۴ و صفحہ ۱۰۵ میں صاف طور اختلاف پایا جاتا ہے۔"

خلاصہ سوال یہ ہے۔ کہ مصنف تاریخ احمدیت کا یہ نوٹ حضرت مسیح موعود کے بیان مندرجہ سبز اشتہار سے تناقض رکھتا ہے۔

## الجواب۔

میری تحقیق میں تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۱۷ کا فٹ نوٹ درست ہے۔ اور اس عبارت سے کہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔ یہ استدلال درست ہے کہ یہ مصلح موعود کے حق میں ہے نہ کہ بشیر اول سے متعلق

جس کا ذکر اصل پیشگوئی میں ضمناً بطور ارہاص آگیا ہے اصل پیشگوئی مصلح موعود کے تعلق میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار میں ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے ....... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

اس ساری عبارت کا تعلق مصلح موعود سے ہی ہے۔ رہا مصلح موعود کے ارہاص سے جو پیشگوئی کا اصل مقصود نہیں۔ ارہاص کا ذکر عقلاً اصل پیشگوئی کے ضمن میں ہی آ سکتا تھا۔ میری تحقیق میں ارہاص کے بارہ میں پیشگوئی صرف اس کے بعد کی اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "خوبصورت پاک لڑکا تیرا مہمان آتا ہے"۔ اور اس عبارت پر ختم ہوتی ہے "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" اس کے بعد کی عبارت "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" مصلح موعود کے متعلق ہے اور اخیر تک چلی جاتی ہے۔

میری یہ تحقیق محض قیاس پر مبنی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی۔ وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی۔ یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت (خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوئیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے) یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے اور مہمان کا لفظ جو اس کے حق میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اس کی چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے۔ جو چند روز رہ کر چلا جائے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے اور بعد کا وہ فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اس کی تعریف ہے"!

مکتوب مطبوعہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ صفحہ ۱۱۱

اس سے ظاہر ہے۔ کہ بشیر اول کے متعلق پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تفہیم کے مطابق "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے" سے شروع ہو کر "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پر ختم ہو جاتی ہے۔ ہٰذا اس سے پہلے اور بعد کی عبارت نشان رحمت سے تعلق رکھتی ہے جو پیشگوئی کا اصل مقصود تھا ہٰذا تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۱۱ پر مندرج نوٹ درست ہے اور مصلح موعود کے لئے از روئے الہام الٰہی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ آپ کا صلبی فرزند اور روحانی وارث ہو۔

---

## لاہور میں مصباح کی ایجنسی

لاہور میں مصباح کی ایجنسی میاں عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل کو دی گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ لاہور سے درخواست ہے کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی طالبات کو مصباح پڑھنے کا شوق اور رغبت دلائیں تا وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین سے بھی روشناس رہیں۔

لاہور جیسے شہر میں ابھی بڑی گنجائش ہے۔ لیکن توسیع اشاعت کے لئے بڑی جد و جہد کی ضرورت ہے۔ میرا گذشتہ سال کا تجربہ ہے کہ جب بہنوں کو توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے شاندار قربانیوں کی مثال پیش کی۔ مصباح میں تحریک خاص کی فہرست اس پر شاہد ہے کہ ابھی کسی بھی بڑی جماعت نے تحریک خاص میں لاہور کی بہنوں سے بڑھ کر حصہ نہیں لیا اب بھی میں لاہور کی بہنوں سے امید رکھتی ہوں کہ وہ مصباح کی اشاعت کو بڑھا کر وہاں کی خریداری ۵۰۰ تک بڑھا دیں گی۔ صرف آٹھ آنے ماہوار چندہ دینا کوئی مشکل کام نہیں جبکہ بے شمار روپیہ دنیوی ضرورتوں پر صرف کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہنوں کو بہتر سے بہتر کوشش کرنے کی توفیق دے اور پھر ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(مدیرہ)

---

## لجنات متوجہ ہوں!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے اس کی شاخیں تمام بیرونی ممالک میں پھیل رہی ہیں۔ اس وسعت کے پیش نظر اس کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اخراجات میں تقریباً ۲۰۰۰ کی زیادتی نظر آ رہی ہے۔ اور اس کے برعکس آمد میں متوقع آمد سے ۲۰۰۰ کی کمی ہے۔ یعنی کل ۴۰۰۰ کی کمی جا رہی ہے۔ یہ ہمیں نے پورا کرنی ہے۔ ابھی تین ماہ باقی ہیں جن میں اگر ہم محنت اور مستعدی سے کام کریں تو نہ صرف اس کمی کو پورا کر سکتی ہیں بلکہ زائد آمد بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ ضرورت صرف بیداری کی ہے۔ لہٰذا میں عہدیداران سے خاص طور پر درخواست کرتی ہوں کہ۔

سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

اور تمام ممبرات سے ان کی حیثیت کے مطابق چندہ لیں۔ صاحب استطاعت بہنوں سے زیادہ لیں تا کمی پوری ہو سکے۔ اس کے علاوہ سالانہ اجتماع نزدیک آ رہا ہے۔ اس کا چندہ بھی جلد از جلد بھجوانے کی فکر کریں۔ (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

---

## کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کی خدمت میں

## مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جامعہ احمدیہ کے جن طلباء اور اسی طرح ایف۔اے فرسٹ ایئر کے جن طلباء اور طالبات کو امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ اس کامیابی کو آئندہ ان کے لئے روحانی و جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد

مبارک ہے کہ:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"۔

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

---

## تقرر ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ

زعماء مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر محترم نے مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم کا تقرر بطور ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء تک منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ مجالس ضلع گوجرانوالہ میر صاحب موصوف سے تعاون فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

---

## تقرر ناظم انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان

مجالس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر محترم نے مکرم سید محمد صدیق صاحب ہاشمی کا تقرر بطور ناظم انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء تک منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے

تمام زعماء انصار اللہ مجالس ضلع ڈیرہ غازیخان ہاشمی صاحب سے تعاون فرمادیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

## کتابچہ "تحریک جدید کی برکات" مفت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا تحریر فرمودہ مضمون بعنوان "تحریک جدید کی برکات" دفتر ہذا کی طرف سے کتابچہ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو ہر دوست کو عند المطالبہ مفت بھجوایا جا سکتا ہے۔

وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ — ضلع جھنگ

---

## تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۳ء کے صفحہ ٦ پر فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۲۳۵ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے صحیح نام حسب ذیل ہے۔ مکرم میجر محمد عاصم صاحب سیالکوٹ شہر

دکیل المال اول تحریک جدید

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

# بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۸ جولائی - خوراک وزراعت کے پارلیمانی سیکرٹری میاں عبدالرشید نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ گندم کی قیمت میں ایک روپے من کا اضافہ نہیں کیا گیا آپ مسٹر عزیز الدین کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے جنہوں نے دریافت کیا تھا کہ گندم کی قیمت میں ایک روپے من کا اضافہ کر دیا گیا ہے اس اضافہ کی کیا وجوہ ہیں۔

○ - جکارتا ۱۸ جولائی - انڈونیشیا کے صدر احمد سوکارنو نے کل اپنے نائب وزراء کو بتایا کہ ملائیشیا ہمارے مفادات کے خلاف ہے لہذا ہمیں اس کی مخالفت کرنی چاہئیے آپ مردیکا محل میں اپنے نائب وزراء کی جانب سے حلف اٹھانے کی رسم کے موقعہ پر خطاب کر رہے تھے صدر سوکارنو نے بتایا کہ دفاق ملائیشیا ہمارے مفادات اور انقلاب کے خلاف ہے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ مستقبل کی قوم ملائیشیا کی مخالفت میں متحد ہوگی۔

○ - پشاور ۱۸ جولائی - سابق سفیر اور ایریٹیریا میں اقوام متحدہ کے کمیشن کے رکن میاں ضیاءالدین نے کل ایک بیان میں کہا کہ امریکہ اور برطانیہ ایریٹیریا کے مسلمانوں کو ایتھوپیا کے حوالے کرنے کے ذمہ دار ہیں آپ نے کہا اٹلی کی سابق نوآبادی ایریٹیریا میں مسلمان اور عیسائی آباد تھے اور مسلمانوں کی واضح اکثریت تھی۔ اقوام متحدہ کا کمیشن ایریٹیریا کے سیاسی مستقبل کے بارے میں وہاں کے عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے گیا تھا اس علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد میں نے یہ واضح طور پر محسوس کیا کہ مسلمان مکمل آزادی و خود مختاری چاہتے ہیں جب کہ عیسائیوں کی اکثریت ایتھوپیا میں شامل ہونے کی خواہش مند تھی آپ نے مزید کہا کہ مسلمان اس علاقہ کو ایتھوپیا میں شامل کرنے کے خلاف تھے کیونکہ ایتھوپیا میں مسلمانوں کی حالت صدیوں سے قابل رحم چلی آ رہی تھی یا وجودیکہ امریکہ اور برطانیہ ایریٹیریا کو ایتھوپیا میں شامل کرنے کے حامی تھے ان کا مقصد سیاسی نوعیت کا تھا۔ اور ان کی مدد کے نتیجہ میں ایتھوپیا ایریٹیریا کا علاقہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا میاں ضیاءالدین نے کہا جب ایریٹیریا کے مستقبل کے بارے میں تصفیہ کرنے کا سوال جنرل اسمبلی کے سامنے آیا تو میں نے ایریٹیریا کی مکمل خود مختاری کی زبردست حمایت کی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ کسی بھی اسلامی ملک نے ہماری حمایت نہ کی اور ایریٹیریا کے مسلمان ایتھوپیا کے حوالے کر دیئے گئے۔

○ - نئی دہلی ۱۸ جولائی - پرجا سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر پریم بھسین نے کل لکھنؤ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ پرجا سوشلسٹ پارٹی نے کانگرسی حکومت کے خلاف جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے کہا ممکن ہے یہ جدوجہد مختلف ریاستوں میں سول نافرمانی کی صورت اختیار کرے مسٹر پریم بھسین نے پہلے سے تیار کردہ اپنے بیان میں کہا کہ کانگرسی حکومت کی غلط پالیسیوں کے نتیجہ میں ملک کی اقتصادی حالت خراب ہو گئی ہے اور زرعی وصنعتی شعبوں میں ترقی کی رفتار بھی سست پڑ گئی اس کے ساتھ ہی قیمتوں اور بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔

○ - نئی دہلی ۱۸ جولائی - آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق آسام اور مغربی بنگال سے نکالے جانے والے مسلمانوں کے بارے میں بھارت اور پاکستان کے درمیان صلاح مشورہ شروع ہو گیا ہے اس اثناء میں سردار سورن سنگھ وزیر امور خارجہ نے آج دہلی میں کہا کہ مشرقی پاکستان ہر ہفتے ۱۰۰

## ضروری اعلان

(مکرم ناظر صاحب تجارت وصنعت صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

جماعت کے منتخب شدہ تاجر اور صنعت کار احباب کا ایک اجلاس زیر صدارت صدر محترم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس میں ان احباب کے مشورہ سے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو آٹھ احباب پر مشتمل ہے اس میں تجارت وصنعت دونوں کے ماہر شامل ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ کاروباری احباب کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا جائے ان میں تعاون پیدا کیا جائے اور دوسرے تجارتی اداروں میں احمدی تجار اور صنعت کاروں کا وقار قائم کرانے کے لئے منظم جدوجہد کی جا سکے اس طرح تمام متعلقہ احباب کو بھی یہ علم ہو تا رہے گا کہ کن کن احباب کی کون کون سی تجارت اور صنعت ہے۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام احباب خواہ وہ بڑے بڑے تاجر اور صناع ہوں یا معمولی تجارت اور صنعت کا کاروبار کرتے ہوں۔ مہربانی فرما کر اپنا پورا پتہ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام اور کاروبار کی تفصیل سے مطلع فرما دیں یہ امر بھی زیر غور ہے کہ ایک گائیڈ یعنی معلوماتی کتابچہ شائع کیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ آپ آپس میں تعاون کرتے ہوئے اپنے اپنے کاروبار کو فروغ دے سکیں یہ اطلاع ۳۱ر اگست ۶۳ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دی جائے۔

(ناظر تجارت وصنعت صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

سے ۲۰۰ تک کنبے تری پورہ پہنچ جاتے ہیں اور گزشتہ تین مہینوں میں مشرقی پاکستان سے پانچ سو ہندو کنبے سرحد پار کر کے تری پورہ آ چکے ہیں آپ نے الزام لگایا متعدد کنبوں کو اس وقت لوٹ لیا گیا جب وہ سرحد پار کر رہے تھے۔

○ - لندن ۱۸ جولائی - کراچی میں ۲۵ جولائی سے ۲ر اگست تک صحرائی ٹڈی دل کانفرنس منعقد ہو رہا ہے جس میں برطانیہ کی طرف سے لندن کے انسداد ٹڈی دل کے تحقیقی مرکز کے پانچ اراکین شرکت کریں گے لندن کے صحرائی ٹڈی دل کے مرکز میں شعبہ اطلاعات کے سربراہ ڈاکٹر آر سی رینی اپنے شعبہ کی کارکردگی اور ٹڈی دل کی نقل وحرکت اور موسم پر لیکچر دیں گے اس کے علاوہ وہ سائنس اور ٹڈی دل کے انسداد میں بین الاقوامی تعاون پر بھی اظہار خیال کریں گے مرکز کے نباتاتی اور جغرافیائی شعبہ کی صدر مس زیڈ والوف ٹڈی دل کے بارے میں مختلف امور اور اس کی نشوونما اور نقل وحرکت کے متعلق لیکچر دیں گی۔ ان کا آخری لیکچر صحرائی ٹڈی دل کے خلاف مدافعتی اقدامات پر مشتمل ہوگا اس شعبہ کے ایک اور رکن مسٹر فرینک بلین زرعی پیداوار اور بالخصوص مخصوص فصلوں پر ٹڈی دل کے اثرات کے بارے میں لیکچر دیں گے۔

○ - راولپنڈی ۱۸ر جولائی - سات رکنی ایرانی وفد جس نے زیارت میں سرحدی معاہدے پر دستخط کئے تھے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ دورہ پر راولپنڈی پہنچا اور وہاں سے مری روانہ ہو گیا یہ وفد جنرل امان اللہ جہانبانی کے زیر قیادت ہے۔ وفد کل صبح قومی اسمبلی دیکھے گا۔

○ - لاہور ۱۸ر جولائی - پاکستان کے چیف جسٹس اے آر کارنیلیس برطانیہ کا دورہ ختم کر کے ۲۹ جولائی کو یہاں پہنچیں گے آپ کو آج واپس آنا تھا مگر آپ نے دورہ میں دس دن توسیع کر دی ہے۔

○ - کراچی ۱۸ر جولائی - سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی لڑکے اور لڑکیاں جس پروگرام کے تحت امریکہ جا رہے ہیں حکومت پاکستان نے اس کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے مدرس اساتذہ جن طلباء کو کراچی کے ہوائی اڈے پر امریکہ جانے سے روک دیا گیا تھا انہیں ابھی تک روانہ ہونے کی اجازت نہیں ملی

● - راولپنڈی ۱۸ر جولائی - مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے جنرل محمد یوسف بائی کمشنر پاکستان متعین برطانیہ کو کابل میں سفیر مقرر کر دیا گیا ہے آپ کل قومی اسمبلی میں امور خارجہ کی بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا بہت جلد ایک قابل آدمی کو افغانستان میں سفیر کی حیثیت سے مقرر کر دیا جائے گا ان کا نام جنرل محمد یوسف ہے جو ہماری مسلح فوجوں کے مقتدر لیڈر ہیں۔

○ - الجزائر ۱۸ر جولائی - الجزائر کے وزیر اعظم احمد بن بیلا نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ ان کے اور الجزائر کی دستور ساز اسمبلی کے صدر فرحت عباس کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں محمد بن بیلا نے جو آج کل مشرقی الجزائر کا دورہ کر رہے ہیں ایک ہجوم کو بتایا کہ میرے اور فرحت عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے ہم مخاصمت اور عناد کی پیشگوئی کرنے والوں کو ناکام بنا دیں گے احمد بن بیلا نے جب میونسپل سٹیڈیم میں یہ اعلان کیا تو فرحت عباس ان کے قریب موجود تھے اخبارات میں یہ اطلاعات شائع ہوئی تھیں کہ الجزائر کے وزیر اعظم اور الجزائر کی عبوری حکومت کے سابق وزیر اعظم فرحت عباس کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں

## لیڈر

بقیہ صفحہ ۳

اس سے ظاہر ہے کہ مساوات کا اصول قائم کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایک طوفانِ نوح کی ضرورت ہے ایک ایسے عظیم انقلاب کی ضرورت ہے کہ جس سے انسان کی ذہنیت ہی دھو ڈالی جائے اور ایسی ذہنیت بنا دی جائے جیسی کہ ... کی ذہنیت اسلام نے بنا دی تھی کہ جس سے حبشی بلال کو اپنے سر آنکھوں پر جگہ دینا بھی ایک عظیم سعادت خیال کیا جاتا تھا اور جس کا اعلان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں یہ کہہ کر دیا تھا کہ ابیض و اسود۔ اصغر و احمر میں کوئی فرق نہیں ہے جب قرآن کریم نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اکرام کی بنیاد تقوے پر ہے نہ کہ نسل پر۔

مسلمانوں میں بے شک آج بہت سی برائیاں در آئی ہیں انہوں نے آج بے شک اسلام پر عمل کرنا ترک کر دیا ہے لیکن بعض باتیں اسلام نے ان کی ذہنیت میں ایسی راسخ کر دی ہیں کہ مغربی بدتہذیبی کا سیلاب بھی ان کو متزلزل نہیں کر سکتا چنانچہ ان باتوں میں ایک یہ بات ہے کہ تمام انبیاء ایک ہی جوڑا کی اولاد ہیں ان میں کوئی نسلی امتیاز نہیں بلحاظ انسانیت کے ایک حبشی غلام ایک قریشی سردار سے کسی طرح کم نہیں

اگر آج ہمارے بے کار اہل علم حضرات اس ایک اسلامی حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور ایک دوسرے پر کفر و ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے لگانے چھوڑ دیں تو آج ہی وہ عظیم انقلاب دنیا میں رونما ہو سکتا ہے یہ کام صرف صحیح عقیدہ سے ہی سرانجام پا سکتا ہے نہ کہ امریکہ سے بڑھ کر آج حکومتی طاقت کس کے پاس ہے ذرا ہمارے سیاسی مولوی غور کریں!

☆

# شام میں ایک اور خونریز انقلاب متعدد افراد ہلاک و مجروح ہو گئے

## دمشق میں صدر ناصر کے حامیوں اور مخالفین میں زبردست جنگ

بیروت ۱۹ جولائی۔ کل شام میں ایک اور خونریز انقلاب رونما ہوا ہے دارالحکومت دمشق میں صدر ناصر کے حامیوں اور مخالفین میں زبردست لڑائی کی خبریں موصول ہوئی ہیں جس میں ٹینک اور توپیں استعمال کی جا رہی ہیں متعدد افراد ہلاک و مجروح ہوئے ہیں ملک بھر میں غیر معین عرصہ کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

دمشق پر جنگی طیارے مسلسل پرواز کر رہے ہیں شام اور لبنان کے درمیان سرحد بند کر دی گئی ہے اور تار ٹیلیفون کے تمام مواصلات منقطع ہو گئے ہیں قاہرہ سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق باغیوں نے قصر صدر پر قبضہ کر لیا ہے اور فریقین کا کافی جانی نقصان ہوا ہے بغداد ریڈیو کے نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی ہے

شام کے صدر الحافظ شام۔ مصر اور عراق کے وفاق کے بارے میں مذاکرات کے لئے کل روانہ ہو گئے ان کی روانگی کے تھوڑی دیر بعد دمشق میں صدر ناصر کے حامیوں اور مخالفین میں جنگ چھڑ گئی بتایا جاتا ہے کہ کچھ فوجی افسروں نے جو مصر سے اتحاد کے خلاف تھے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ باغی فوجی دستوں نے ایوان صدر اور ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ سرکاری اور باغی فوجی دستوں میں لڑائی توپوں اور ٹینکوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا جنگی طیارے دن بھر شہر پر پرواز کرتے رہے بیروت میں برطانوی سفارت خانہ کو دمشق میں برطانوی سفارت خانہ کا ایک تار موصول ہوا جس میں بتایا گیا ہے کہ دمشق کے وسطی حصہ میں لڑائی چھڑ گئی ہے اور اس میں چھوٹے ہتھیار ٹینک اور توپیں استعمال کی جا رہی ہیں برطانوی سفارتخانہ کا پیغام موصول ہونے کے بعد بیروت اور دمشق کے درمیان تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا شام اور لبنان کے درمیان سرحد بند کر دی گئی۔ دمشق ریڈیو نے ایک نشریہ میں بتایا کہ ملک بھر میں تاحکم ثانی کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور فوج نیشنل گارڈز کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دیکھتے ہی گولی مار دیں

ریڈیو کی اطلاع کے مطابق شامی فضائیہ کے روسی ساخت کے جیٹ طیارے شہر پر مسلسل پرواز کر رہے ہیں ریڈیو کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا جا رہا ہے ریڈیو بغداد کے ایک نشریہ کے مطابق شام کے وزیر اعظم صلاح بیطار نے اعلان کیا ہے کہ فوجی افسروں کی بغاوت کچل دی گئی ہے اور حکومت کا تختہ الٹنے والوں کو گرفتار کر لیا ہے

### چسٹر باؤلز نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ مسٹر چسٹر باؤلز نامزد سفیر امریکہ کل نئی دہلی پہنچ گئے مسٹر باؤلز ۱۹۵۱ء سے ۵۳ء میں پہلے بھی بھارت میں رہ چکے ہیں انھوں نے ہوائی اڈے پر کہا امریکہ بھارت کو اقتصادی اور فوجی امداد دیگا

### درخواست سماعت کیلئے منظور

لاہور ۱۹ جولائی۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے کل مغربی پاکستان اسمبلی کے سابق سپیکر مسٹر مبین الحق صدیقی کی رٹ درخواست برائے سماعت منظور کر لی جس میں انھوں نے عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعے سپیکر کے عہدہ سے ہٹانے کے فیصلے کو چیلنج کیا ہے ڈویژن بنچ جسٹس یعقوب علی خاں اور جسٹس سردار اقبال پر مشتمل ہے

### شاہ سعود نے وی آنا میں مستقل آباد ہونے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۱۹ جولائی۔ آسٹریا کے دارالحکومت وی آنا سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق شاہ سعود اور ان کے درباری۔ وی آنا میں مستقل طور پر وی آنا میں آباد ہونے یا ہنگامی حالات میں قیام کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ تاثر شاہ سعود کے عملہ کی گزشتہ چند ہفتوں کے درمیان آسٹریا میں سرگرمیوں سے لیا گیا ہے چار شہزادے وی آنا کے جنوبی حصہ میں مکان خرید رہے ہیں شاہ سعود بھی اس علاقہ میں ایک کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض سے مواصلات ایک پرائیویٹ ریڈیو ٹرانسمیٹر کے ذریعے قائم ہیں۔ سعودی عرب کے طیارے روزانہ نئے عملہ اور بھاری بکس لے کر وی آنا کے ہوائی اڈہ پر اترتے ہیں شاہ سعود علاج کے لئے مئی میں وی آنا گئے تھے اور وہ اب تک اپنی اسّی بیگمات اور درباری ارکان کو وی آنا کی نواحی آبادیوں میں منتقل کر چکے ہیں۔

### صدر سوکارنو کی طرف سے مقابلے کیلئے تیار رہنے کی ہدایت

جکارتا ۱۹ جولائی۔ انڈونیشیا کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر عبدالغنی نے صدر سوکارنو اور وزیر دفاع میجر جنرل عبدالحارث نسوتیان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کرنے کے بعد بتایا کہ صدر سوکارنو نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ تیس جولائی کو منیلا میں ہونے والی سہ راہی کی ایک کانفرنس میں شریک ہوں گے یا نہیں۔

آپ نے کہا صدر سوکارنو نے انڈونیشی عوام کو ہدایت دی ہے وفاق ملائیشیا کی پیدا کردہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں صدر سوکارنو نے دفاعی تیاریوں کا بھی حکم دیا ہے۔

# بنیادی حقوق کے بل پر سلیکٹ کمیٹی کے ارکان میں سخت زبردست اختلاف پیدا ہو گیا

## کمیٹی کا اجلاس غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ بنیادی حقوق کے بل پر سلیکٹ کمیٹی کے ارکان کسی سمجھوتہ پر نہیں پہنچ سکے اور کمیٹی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ وزیر قانون جناب خورشید احمد نے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ ایک خاص قانون پر کمیٹی کے ارکان میں زبردست اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ حزب اختلاف کے ارکان کا موقف یہ ہے کہ دوسرے قوانین پر غور شروع کرنے سے قبل اس قانون کو بل کی استثنائی دفعہ سے حذف کیا جائے۔ وزیر قانون نے کہا کہ حکومت نے اس قانون کو حذف کرنے پر غور کرنے کے لئے مہلت مانگی ہے انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ قانون کونسا ہے تاہم چیف پارلیمانی سیکرٹری جناب عبداللہ ظہیر الدین (لال میاں) نے بتایا ہے کہ حزب اختلاف ضابطہ فوجداری کے ترمیمی قانون کو بل کی استثنائی دفعہ سے حذف کرانا چاہتا ہے۔ لیکن حکومت اس قانون کو تحفظ دینا چاہتی ہے۔

حزب اختلاف کے ارکان کے بیان کے مطابق وہ چاہتے ہیں کہ جون ۱۹۶۲ء یعنی مارشل لاء اٹھ جانے کے بعد جو قوانین بنائے گئے ہیں۔ انہیں استثنائی دفعہ سے حذف کر دیا جائے تاہم انہوں نے کہا ہے کہ وہ بنیادی جمہوریتوں کے قانون کو برقرار رکھنے کے امکانات پر تبادلہ خیال کرنے کو تیار ہیں لیکن یہ تبادلہ خیال بعد میں کسی مرحلہ پر ہو سکتا ہے۔

### ڈھاکہ میں ایٹمی توانائی کا مرکز

#### اگلے سال مارچ میں کام شروع کر دیگا

ڈھاکہ ۱۹ جولائی۔ جنوب مشرقی ایشیا میں ایٹمی توانائی کا سب سے بڑا مرکز اگلے سال مارچ میں ڈھاکہ میں کام شروع کر دے گا۔ مرکز کے پراجیکٹ ڈائریکٹر جناب ایس ایچ شریف نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ اس مرکز پر ۷۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے اور اس کی عمارت کی تعمیر تیزی سے مکمل ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس مرکز میں نصب ہونے والے بڑے بڑے آلات پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور اگلے سال جنوری میں ان کو یہاں نصب کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ مرکز مکمل ہو جائے گا تو آلات کے لحاظ سے یہ منفرد اور جدید ترین مرکز ہو گا۔

### پاکستان و ایران کا سرحدی سمجھوتہ

#### دوستی کی تاریخ میں سنگ میل ہے۔ صدر ایوب

راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ صدر ایوب خاں نے پاکستان اور ایران کے درمیان سرحدی سمجھوتہ کو دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کی تاریخ میں سنگ میل قرار دیا ہے۔ صدر نے یہ بات اس وقت کہی جب ایرانی وفد کے قائد جنرل جہانبانی نے کل انہیں دونوں ملکوں کے سرحدی علاقے کے نقشہ کا نمونہ پیش کیا۔ یہ نمونہ ایک خوبصورت صندوقچی میں بند تھا۔ صدر ایوب نے پاکستان اور ایران کے جذبہ تعاون کی تعریف کی اور کہا کہ اس جذبہ کے بغیر سمجھوتہ پر عملدرآمد ناممکن تھا۔ صدر نے شہنشاہ ایران کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔

### درخواست دعا

ان دنوں میری طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے پیٹ پر نفخ اور درد رہتا ہے اس سے اور بہت سے عوارض پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جس سے پریشان رہتا ہے کمزوری بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ دینی خدمات کی توفیق بخشے دعا کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ملک سیف الرحمٰن

دارالافتاء ربوہ

### مولوی تمیز الدین خاں زخمی ہو گئے

راولپنڈی ۱۹ جولائی۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خان اپنے بنگلہ کی سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کے گھٹنے پر چوٹ آئی ہے جس کے باعث چار پانچ روز تک اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

### صنعتی ترقیاتی بنک کے قرضے

کراچی ۱۹ جولائی۔ پاکستان کے صنعتی ترقیاتی بنک نے گزشتہ ۲ ماہ کے دوران ۳۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کے قرضے دیئے۔ یہ قرضے غیر ملکی زرمبادلہ کے بیس کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے قرضوں کے علاوہ ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۵۷